# آریہ سماج کو انحطاط سے کوئی تدبیر بچا نہیں سکتی

آج سے بہت عرصہ قبل آریہ سماج اسلام کے خلاف بگولہ بن کر اُٹھا۔ اور آندھی بن کر چھا گیا۔ ایک طرف تو اسلام کے حی و قیوم خدا۔ زندہ جاوید اور سرورِ دو عالم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اسلام کے نہایت پُر حکمت احکام اور تعلیم کے متعلق نہایت ہی دل آزار۔ اور بے حد ناپاک الفاظ کے طومار جمع کر دیئے گئے۔ اور دوسری طرف یہ ادعا کیا گیا۔ کہ آریہ سماج اسلام کو صفحۂ عالم سے مٹا کر چھوڑے گا۔ اور مکہ میں اوم کا جھنڈا گاڑ کر ویدک دھرم کا ڈنکہ چار دانگِ عالم میں بجائے گا۔ اس وقت عام مسلمانوں نے اپنے آپ کو بالکل بے دست و پا پایا ان میں سے بہت سے اسلام سے متنفر ہونے لگے۔ اور کئی ایک تو ارتداد اختیار کر کے آریہ سماج کی گود میں بھی جا گرے۔ اور آریوں کے پرچارک بن کر آریوں سے بھی بدتر اسلام کے خلاف حملے کرنے لگ گئے۔

ان نہایت ہی المناک حالات میں خدا تعالےٰ کے جری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کی حفاظت کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے جہاں دلائل اور براہین کے ساتھ اسلام کی بے مثال خوبیاں بیان کر کے اسلام کی صداقت اور فضیلت روزِ روشن کی طرح ثابت فرمائی۔ اور گرتے ہوئے مسلمانوں کو سنبھال لیا۔ وہاں خدا تعالےٰ سے علم پاکر آریہ سماج کے مقابلہ میں اسلام کے زندہ۔ اور خدا تعالےٰ کے حضور مقبول مذہب ہونے کے عظیم الشان نشانات پیش فرمائے۔ اور ساتھ ہی ایسے وقت میں جبکہ آریہ سماج اسلام کو کچل دینے کے دعوے بڑے زور کے ساتھ کر رہا تھا اور تمام مسلمان ہراساں ہو رہے تھے۔ آپ نے مسلمانوں کو تسلی دیتے ہوئے یہ پیشگوئی فرمائی۔ کہ آریہ مذہب سے مت ڈرو۔ اس کا اسلام پر غالب آنا تو کجا۔ موجودہ حالت میں قائم رہنا بھی ممکن نہیں۔ کیونکہ یہ مُردہ مذہب ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۳ء میں تحریر فرمایا۔ کہ:۔

"یاد رکھو۔ کہ بغیر روحانیت کے کوئی مذہب چل نہیں سکتا۔ اور مذہب بغیر روحانیت کے کچھ بھی چیز نہیں جس مذہب میں روحانیت نہیں۔ اور جس مذہب میں خدا کے ساتھ مکالمہ کا تعلق نہیں۔ اور صدق و صفا کی رُوح اس میں اور آسمانی کشش اس کے ساتھ نہیں۔ اور فوق العادت تبدیلی کا نمونہ اس کے پاس نہیں۔ وہ مذہب مُردہ ہے۔ اس سے مت ڈرو"۔

آریہ مذہب کے ناکام ہونے کے متعلق مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہوں گے۔ کہ اس مذہب کو نابود ہوتے دیکھ لوگے۔ کیونکہ یہ مذہب آریہ کا زمین سے ہے۔ نہ آسمان سے اور زمین کی باتیں پیش کرتا ہے۔ نہ آسمان کی"۔ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی روز بروز ہر پہلو سے پوری ہو رہی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشد ترین معاند یعنی کہ خود آریہ صاحبان کو اس کا اعتراف کئے بغیر چارہ نہیں وہ جہاں یہ تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ آریہ سماج بڑی سرعت کے ساتھ تنزل کی منازل طے کر رہا ہے۔ وہاں یہ بھی کہہ رہے ہیں۔ کہ آریہ روحانیت سے تہیدست ہیں۔ چنانچہ مشہور آریہ ودوان آنند مسافر صاحب لکھتے ہیں:۔

"آریہ سماج میں پرماتما کی دوہائی تو بڑی مچائی جاتی ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ آریہ سماجی روحانیت سے خالی ہیں"۔ (رسالہ دھرم بیر جلد ۱۔ نمبر ۱۵۔ صفحہ ۳۲)

تنزل کا اعتراف ایک آریہ لالہ مرلی لال ایم۔ بی۔ اے۔ "آریہ مسافر" لاہور ۲۲۔ فروری ۱۹۳۹ء میں یوں کرتے ہیں:۔

"آریہ سماج نے اپنی نصف صدی کی کوشش سے استری جاتی کے اندر ودیا کا پرچار کیا۔ اور وہ جاگرتی پیدا کر دی۔ کہ جس سے یہ آشا کی جاسکتی تھی۔ کہ ہماری آئندہ نسلیں بہترین آریہ سنتان ہونگی جو جاتی کو ترقی کے راستہ پہ لے آئیں گی مگر جو نظارہ اس وقت درپیش ہے۔ وہ حوصلہ افزا نہیں"۔

اس سے بھی بیسیوں واضح شہادتیں آریہ صاحبان کی پیش کی جاسکتی ہیں لیکن اب ایک ایسی تازہ شہادت پیش کی جاتی ہے۔ جس کی تصدیق مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی کی ہے۔ آریہ اخبار "پرکاش" (۲۸۔ جنوری ۱۹۴۰ء) مردم شماری کے اعداد پیش کر کے لکھتا ہے:۔

"پنجاب میں ہندوؤں کی آبادی ۱۸۸۱ء سے ۱۹۳۱ء تک کے عرصہ میں ۵۲ فیصدی سے ۴۶ فیصدی رہ گئی ہے"۔

اور پھر اس پر یوں نوحہ کرتا ہے۔ کہ:۔

"پنجاب میں آریہ سماج کا پرچار دوسرے صوبوں کی نسبت زیادہ ہے۔ اگر اس صوبہ میں ہی ہندو کم ہو رہے ہیں۔ تو دوسرے صوبوں کا کیا حال ہوگا۔ ہندو نیتاؤں کو چاہیئے۔ کہ اس ضروری سوال کی طرف دھیان دیں۔ اور ہندوؤں کو تباہی کی طرف جانے سے بچائیں"

مگر دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو آریوں کے آڑے آسکے۔ کیونکہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس آسمانی فیصلہ کے ماتحت ہو رہا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آج سے بہت عرصہ قبل پیش فرما چکے ہیں۔ اور جس کا مختصر ذکر اوپر کیا گیا ہے۔

آریوں کو تباہی کی طرف جانے کا رنج قدرتی بات ہے۔ اور اس سے بچنے کی کوشش کرنا بھی لازمی۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی اس بات کا افسوس ہے۔ کہ اسلام کو مٹانے کی جد و جہد کرنے والے آریہ خود کیوں مٹ رہے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں ہم پرکاش کے افسوس میں ہم بھی شریک ہیں۔ واقعی اگر ہندو اسی طرح گھٹتے رہے تو پنجاب سے ہندو ناپید ہو جائیں گے"۔

پھر یہی نہیں بلکہ گھٹنے کی بجائے ترقی کرنے کی تجویز بھی بتائی ہے۔ اور وہ یہ کہ "ہر ہندو اور آریہ کم سے کم دو استریاں کرے۔ پھر دیکھ لینا کہ مردم شماری میں ہندوؤں کا شمار کتنی ترقی کرتا ہے"

(اہلحدیث ۱۶ فروری ۱۹۴۰ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس بیان سے ثابت ہو گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آریوں کے گھٹنے کے متعلق جو پیشگوئی فرمائی۔ اس کی صداقت کا اعتراف مولوی صاحب کو بھی ہے۔ مگر انہیں اس بات کا افسوس ہے۔ کہ اسلام کے معاند کیوں کم ہوتے جا رہے ہیں۔ اور ان کو بڑھنے کی تجویز بتا رہے ہیں۔ مگر آریوں کا ان کی پیشکردہ تجویز پر عمل کرکے اس انجام سے بچنا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا بیان فرما دیا ہے۔ ناممکن ہے کیونکہ دنیا کی کوئی تجویز خدائی فیصلہ کو نہیں بدل سکتی۔ اولاد بھی خدا تعالے کے حکم سے ہی پیدا ہو سکتی ہے۔ اور جب اس کا منشاء کسی کو صاحب اولاد بنانا نہ ہو بلکہ گھٹانا ہو۔ تو کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی ؛

## مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش۔ حضرت امیر المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے پاؤں اور ہاتھ کے درد نقرس میں آج نسبتاً افاقہ ہے۔ سر درد میں بھی کمی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ؛

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب آج شام کی گاڑی سے واپس تشریف لے گئے ؛

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب۔ مولوی محمد سلیم صاحب۔ مولوی احمد خان صاحب نسیم اور مولوی غلام احمد صاحب فرخ ایمن آباد مناظرہ کے لئے بھیجے گئے۔

محمد یحییٰ خان صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری بعارضہ یرقان بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے ؛

افسوس بابو عبد الحی صاحب شادی کی لڑکی سعیدہ بیگم گیارہ سال دو تین روز بعارضہ بخار بیمار رہ کر فوت ہو گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

# حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب شہیدؓ کے فوٹو کے متعلق

## احمدی احباب سے ضروری گزارش

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام کی خدمت میں خصوصاً اور دوسرے برادران جماعت کی خدمت میں عموماً عرض ہے۔ کہ مجھے اپنے والد بزرگوار حضرت شہیدؓ مرحوم کا فوٹو چاہیئے۔ اگر کسی دوست کو معلوم ہو۔ کہ شہیدؓ مرحوم جب قادیان تشریف لائے تھے۔ تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یا علیحدہ ان کا فوٹو کہیں لیا گیا تھا۔ تو خاکسار کو ذیل کے پتہ پر اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔ چونکہ یہ ایک جماعتی کام ہے۔ اس لئے ہر ایک احمدی بھائی سے امید ہے۔ کہ وہ اس کے متعلق کوشش فرما کر مجھے ممنون کریں گے۔ حضرت شہیدؓ مرحوم کا فوٹو ملنے کے لئے مندرجہ ذیل باتیں یاد رکھنے سے مدد مل سکتی ہے۔

(۱) حضرت شہید مرحومؓ غالباً دسمبر ۱۹۰۲ء سے آخر مارچ ۱۹۰۳ء تک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مبارک میں قادیان حاضر رہے اور ۱۴ جولائی ۱۹۰۳ء کو ان کی شہادت ہوئی ؛

(۲) سنا گیا ہے کہ جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دوران مقدمہ کرم دین جہلم تشریف لے گئے تو حضرت والد صاحب بھی حضور کے ہمرکاب تھے اسی وقت کسی انگریز سیاح نے حضور کے ساتھ ہی والد صاحب کا فوٹو بھی لیا تھا۔ اور ایک دوست کی روایت سے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ان دنوں کے اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ میں والد صاحب کا فوٹو شائع ہوا تھا۔ حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں بھی اس پر روشنی ڈالنے کی درخواست ہے۔ برادران جماعت سے امید واثق ہے۔ کہ اس کام میں خاکسار کی مدد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

جو دوست ناظرین الفضل میں سے مجھے حضرت شہید مرحوم کا فوٹو ملنے کا صحیح پتہ دیں گے جس سے مجھے فوٹو مل جائے۔ اس دوست کو خواہ وہ کسی مذہب اور قوم کا ہو۔ مبلغ دس روپیہ بطور انعام دیا جائے گا انشاء اللہ تعالے

خاکسار۔ صاحبزادہ سید محمد طیب امیر جماعت احمدیہ سرائے نورنگ بنوں



## مالابار میں تبلیغ احمدیت

مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری مبلغ سلسلہ احمدیہ متعینہ مالابار و سیلون آج کل مالابار میں کام کر رہے ہیں۔ پینگاڈی میں چند روز قیام اور اصلاح جماعت کی خدمت سرانجام دے کر اب کنانور پہونچ گئے ہیں۔ یوم التبلیغ ۳ مارچ کے بعد آپ ٹراونکور تشریف لے جائیں گے۔ مولوی صاحب نے ایک ٹریکٹ ملیالم میں لکھا ہے۔ جو عنقریب شائع ہوگا۔ اللہ تعالے کے فضل سے پینگاڈی سے ایک خاتون اور ٹراونکور سے دو مرد سلسلہ میں شامل ہوئے ہیں۔ شہر اتیسی علاقہ ٹراونکور ریاست میں جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کی تبلیغ بذریعہ خط و کتابت و لٹریچر سے ایک جماعت قائم ہوئی ہے ؛

مہتمم نشر و اشاعت صیغہ دعوۃ و تبلیغ قادیان

# رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

## حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ



### دردِ شقیقہ

یہ جو حدیث میں آیا ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عازمِ حج ہو کر احرام باندھے ہوئے مکّہ کو جا رہے تھے۔ کہ جب آپ لحیٔ جمل مقام پر پہونچے تو احتجم فی وسط راسہ حضورؐ نے اپنے سر کے عین درمیان پچھنے لگوائے اس کے متعلق فرمایا:۔

جیسا کہ احادیث اور تواریخ سے ثابت ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس موقعہ پر دردِ شقیقہ کی شکایت ہو گئی تھی۔ دردِ شقیقہ وُہ درد ہے جو سر کے نصف حصّہ میں ہوتا ہے۔ سُورج نکلنے کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے اور کئی دن تک رہتا ہے۔ جب اسکی شدت ہو۔ تو آنکھیں نہیں کھل سکتیں اور سخت تکلیف کی وجہ سے غنودگی سی طاری رہتی ہے۔ اس وقت اگر سر کا خون نکلوایا جائے۔ تو آرام آجاتا ہے:۔

فرمایا۔ ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس کا ایک نسخہ بتایا تھا۔ اور وُہ یہ ہے کہ صبح سویرے کوئی چیز کھانے سے قبل گائے کا تھوڑا سا دودھ۔ اور گائے کا ہی تازہ مکھن ہتھیلی پر رکھ کر مکھن کو دودھ میں اُنگلی سے خوب حل کر لیا جائے۔ اور پھر اُسے ناک میں نسوار کے طور پر چڑھا لیا جائے۔ کچھ دیر کے بعد انشاء اللہ تعالےٰ آرام آجائے گا:۔

فرمایا۔ میں نے کئی دفعہ یہ نسخہ آزمایا ہے۔ اور اسے بہت ہی مفید پایا ہے۔ جس وقت میں نے یہ نسخہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سُنا۔ تو پہلے پہل میں نے اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نہایت مخلص صحابیہ رضؓ پر آزمایا۔ جسے دردِ شقیقہ سے آرام آگیا:۔

فرمایا۔ عرب میں پچھنے لگوانے کا بہت رواج تھا۔ اور اب بھی ہے۔ کیونکہ ملک عرب کا اکثر حصہ منطقہ حارہ میں ہے۔ اس لئے موسمِ گرما کے آنے پر لوگوں کے خون جوش میں آجاتے ہیں۔ اور خون میں ایک قسم کا اُبال پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر وُہ خون نہ نکلوائیں۔ تو دماغ کو نقصان پہونچنے کا خطرہ ہوتا ہے:۔

### جنتر۔ منتر اور شگون

فرمایا۔ حدیث شریف میں اہلِ جنت کی جو یہ صفات آئی ہیں۔ کہ ھم الذین لا یسترقون ولا یتطیّرون۔ یعنی وُہ نہ تو جنتر منتر کرتے ہیں۔ اور نہ بدشگونی لیتے ہیں۔ اس پر اکثر نادان مخالف اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ جنتر منتر دُنیاوی اسباب میں سے نہایت ہی مفید سبب ہے۔ اس سے کیوں روک دیا گیا:۔

فرمایا۔ جنتر منتر اسباب میں سے نہیں۔ بلکہ اوہام ہیں۔ شریعت اسباب سے کام لینے سے منع نہیں کرتی۔ ہاں وُہ یہ ضرور کہتی ہے۔ کہ اصل اعتماد اور بھروسہ خدا پر رکھنا چاہیئے۔ اور پھر اسباب کو بھی کام میں لانا چاہیئے مگر جنتر منتر کرنا اور بدشگونیاں لینا اوہام اور لغو اسباب ہیں۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے۔ کہ بدشگونی لینا کفار ناہنجار کا کام ہے۔ جیسا کہ آیت انّا تطیّرنا بکم سے ثابت ہے:۔

پس اوہام باطلہ اور لغو اسباب سے منع کیا گیا ہے۔ ورنہ بیماری کو دُور کرنے کے جو اصل علاج اور اسباب ہیں ان سے نہ خدا تعالےٰ نے منع کیا ہے اور نہ اس کے رسُول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے۔ بلکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تو صاف طور پر ارشاد فرمایا ہے۔ کہ تداووا۔ بیماری کا علاج کیا کرو۔ مگر یہ صُورت کہ کوئی بیمار ہوا۔ تو جھٹ کسی جگہ کی مٹی جا کر کھا آئے۔ یا کسی درخت کو صبح سویرے اُٹھ کر اپنی بیماری سونپ آئے۔ جیسا کہ عوام کرتے ہیں۔ اور پھر خیال کرے کہ درخت نے میری بیماری لے لی ہے وہم نہیں۔ تو اور کیا ہے؟

غرض قسم قسم کے بے شمار اوہام مختلف علاقوں کے لوگوں میں پائے جاتے ہیں۔ ان اوہام باطلہ کو اسباب کہنا، قانونِ قدرت کی سخت ہتک کرنا اور علمِ حکمت کی بے قدری کرنا ہے:۔

پس حقیقی اسباب کو خدا تعالےٰ اور اس کا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صرف جائز ہی قرار نہیں دیتے۔ بلکہ ان کو استعمال کرنے کی تاکید فرماتے ہیں۔ ہاں اوہام باطلہ سے ضرور منع کیا ہے۔ اور اُن سے کام لینے والے کو مشرک۔ اور بے دین قرار دیا ہے:۔

### سُرمہ کا پتھر

فرمایا۔ کجل یعنے سرمہ استعمال کرنے کے بیان میں یہ جو لفظ اِثمد آیا ہے اس کے متعلق ایک ضروری بات کہہ دینا چاہتا ہوں۔ اور وُہ یہ کہ اِثمد ایک قسم کا پتھر ہے۔ جو بھُربھُرا ہوتا ہے۔ اور اس سے اعلےٰ قسم کا سُرمہ بنتا ہے۔ عام طور پر لوگوں میں مشہور ہے۔ کہ کوہ طُور حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطالبۂ رویت پر خدا تعالےٰ کی تجلی سے جل کر راکھ ہو گیا تھا۔ اور اِثمد پتھر وُہی جلا ہُوا پتھر ہے۔ مگر یہ درست نہیں ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ طُور تو ویسے کا ویسا صحیح وسلامت کھڑا ہے:۔

### بخار دوزخ کی بھاپ ہے۔

فرمایا۔ یہ جو حدیث میں آیا ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الحمّٰی من فیح جھنّم فاطفؤھا بالماء۔ یعنی بخار دراصل دوزخ کی بھاپ ہے لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔ اس میں جہنم سے مُراد شدت کی گرمی ہے

فرمایا۔ بعض معترضین نے اس بات کو اُٹھایا ہے۔ کہ بخار کے دوران میں نہانا مضر ہے۔ مگر رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہر بخار میں نہانا چاہیئے۔ بلکہ وُہ بخار جو شدتِ گرمی کے باعث ہو۔ اس میں نہانا۔ یا سر پر پانی ڈالنا مضر نہیں ہوتا۔ پس وُہ معترضین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علمِ حکمت پر اعتراض کرتے ہیں۔ وُہ خود بے علم اور جاہل ہیں۔ ان کو علم نہیں کہ خطۂ عرب کی آب وہوا کس قسم کی ہے۔ اہل عرب کے مزاج کیسے تھے۔ اور بخار چڑھنے کا اکثر سبب کیا ہوتا ہے:۔ خاکسار محمود احمد خلیل۔ شاہ پوری



## چندہ نشر واشاعت اور مقامی تبلیغ کے متعلق اعلان

نشر واشاعت اور مقامی تبلیغ کے لئے دوست چندہ بھیج رہے ہیں۔ لیکن تحریک میں چونکہ نام پہلے "نشر واشاعت" کا آتا ہے۔ اس لئے اس تحریک میں "نشر واشاعت" لکھ دینا دوست کافی سمجھتے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ "نشر واشاعت" کے نام کے ساتھ "وغیرہ" کا لفظ اور لکھ دیا کریں، تا محاسب صاحب کو وُہ چندہ صرف ایک مد میں محدود کرنے کی مجبوری نہ ہو:۔

آئندہ سے وُہ چندہ جس میں تصریح تقسیم کی نہیں ہوگی۔ یعنی صرف "نشر واشاعت" یا صرف "مقامی تبلیغ" کا لفظ ہی لکھا ہوگا۔ "مقامی تبلیغ" اور "نشر واشاعت" میں نصف نصف تقسیم کیا جائے گا۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

# اسلام میں غضِ بصر کا حکم اور دیگر مذاہب

اسلام اور دیگر مذاہب کے احکام میں ایک بہت بڑا فرق یہ ہے۔ کہ اسلامی احکام کی تعمیل میں انسان ہر قسم کے خطرات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ لیکن غیر مذاہب کے احکام میں یہ بات نہیں۔ وہ اپنے ماننے والوں کو ایسی تعلیم دیتے ہیں۔ کہ جس سے قطعی طور پر بدی کے دروازے بند نہیں ہو سکتے۔ اور اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر مذہب کی غرض و غائت بدی کا استیصال اور روحانیت کا قیام ہے۔ تو موجودہ مذاہب میں سے صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے۔ جو اس صفت سے متصف ہے۔

اسلامی احکام میں سے ایک حکم غضِ بصر کا ہے۔ یعنی مومن مردوں اور عورتوں کو حکم ہے۔ کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ (پ۱۸ سورۃ النور) اس حکم میں احصان اور عفت یعنی پاک دامنی کا اعلےٰ درجہ کا خلق پیدا کرنے کا طریق بتایا گیا ہے کہ مرد بھی آنکھیں نیچی رکھیں۔ اور عورتیں بھی اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ بدی اور بدکاری کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ ظاہر ہے کہ جب مرد نامحرم عورت کو اور عورت نامحرم مرد کو نظر بد سے دیکھے گی ہی نہیں۔ تو کوئی بد خیال پیدا ہی نہ ہو سکیگا اور جب بدی کا خیال نہ پیدا ہوگا۔ تو انسان کبائر سے محفوظ رہے گا۔ اور اس طرح رذائل سے پاک ہو کر پاکیزگی کا جامہ پہن لے گا۔ قرآن کریم میں جہاں غضِ بصر کا حکم ہے۔ وہاں اس کی غرض یہ بیان فرمائی گئی ہے۔ کہ ذالک ازکیٰ لھم (پ۱۸) کہ ایسا کرنا مومنوں اور مومنات کی پاکیزگی کا موجب ہوگا۔ پس یہ حکم ایسا پُر حکمت ہے۔ کہ جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

اس کے بالمقابل غیر مذاہب کے احکام ایسے نہیں کہ بدی کے دروازے بند کرنے والے ہوں۔ مثلاً ہندو اور عیسائی مذہب میں یہ تعلیم دی جاتی ہے۔ کہ صرف بد نظری اور شہوت کے خیال سے نامحرم عورتوں کو مت دیکھو۔ بجز اس کے دیکھنا جائز ہے چنانچہ متی پ۵ میں آتا ہے۔

"تم سن چکے ہو۔ کہ اگلوں سے کہا گیا تھا تو زنا نہ کر پر میں تمہیں کہتا ہوں۔ کہ جو کوئی شہوت سے کسی عورت پر نگاہ کرے۔ وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔"

گویا انجیل کی رو سے دیکھنا تو جائز ہے۔ لیکن شہوت کی نظر سے دیکھنا گناہ میں داخل ہے۔

اسی طرح ہندو مت کے لوگ بھی اسی تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ایک شخص کے سوال پر گاندھی جی نے لکھا ہے کہ "آنکھوں کی بدکاری ایک عام بیماری ہے۔ جو روز بروز ترقی پذیر ہے۔ یہاں تک کہ اسے ایک طرح کا وقار حاصل ہو گیا ہے۔" (ملاپ)

اس میں گاندھی جی نے غیر محرم عورتوں کے دیکھنے کو آنکھوں کی بدکاری تو قرار دیا ہے لیکن علاج جو بتایا ہے۔ اس میں اس بدکاری سے مجتنب رہنے کی تلقین نہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"آپ کو اپنے دشمن شہوانی قوت سے ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہئے۔ اپنے دل میں اس خیال کو قائم کیجئے۔ کہ ہر غیر عورت آپ کی سگی بہن ہے وغیرہ۔" (ملاپ)

گاندھی جی کا یہ جواب بتاتا ہے۔ کہ وہ غیر محرم عورت کو دیکھنے سے تو منع نہیں کرتے۔ البتہ یہ تلقین کرتے ہیں۔ کہ دیکھتے وقت اسے سگی بہن خیال کیا جائے۔ مگر کیا دنیا میں سب لوگ ایک ہی طبیعت کے ہیں۔ کہ ہر غیر عورت کو اپنی سگی بہن خیال کریں گے۔ مذہب تو اصول قائم کرتا ہے۔ جن پر چلکر لوگ راہ راست پر آتے ہیں۔ محض خیالی باتوں سے کوئی مذہب قائم نہیں ہو سکتا۔

اگر گاندھی جی کے جواب کو درست قرار دیا جائے۔ تو پھر یہ بھی ماننا پڑیگا۔ کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو ماں کہدے۔ تو وہ اس کی ماں بن جائے۔ یا غیر کے بیٹے کو اپنا بیٹا قرار دے۔ تو وہ اس کا حقیقی بیٹا بن جائے۔ اسلام سے پہلے مشرکین ایسے ہی خیالات میں مبتلا تھے۔ جن کے غیر معقول ہونے کی وجہ سے اسلام نے ان کی تردید کی۔ کہ یہ محض اوہام ہیں جن سے الگ رہنا چاہیئے۔

ہندو مت اور عیسائیت کی مذکورہ تعلیم اور عمل سے سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ اس قسم کی تعلیم پہلے تو لوگوں پر خطرہ کا دروازہ کھولتی ہے اور پھر تلقین کرتی ہے۔ کہ دیکھنا اس میں داخل نہ ہو۔ اس کی تو ایسی ہی مثال ہے جیسے کسی بھوکے کے سامنے کھانا رکھکر کہا جائے۔ کہ اسے نہ کھانا اور کسی پیاسے کے سامنے پانی رکھ کر کہا جائے۔ کہ اسے نہ پینا۔ اگر وہ کھانا اور پینا حرام ہے۔ تو بھوکوں اور پیاسوں کے سامنے رکھا ہی کیوں جائے ورنہ جب ان کے سامنے رکھا جاتا ہے۔ تو خواہ ان کو کتنا روکا جائے۔ وہ ضرور اس کی طرف بڑھیں گے۔ اور اسے اپنے استعمال میں لائیں گے۔

خاکسار قمر الدین مولوی فاضل

# چھچھوری حرکات سے احمدیت کا کچھ نہیں بگڑ سکتا

بٹالہ سٹیشن سے جب گاڑی قادیان کے لئے روانہ ہوتی ہے۔ تو قریب ہی دائیں جانب تھوڑی سی آبادی ہے جہاں ایک مسجد ہے۔ اس مسجد کی قبلہ والی دیوار پر موٹے حروف سے یہ شعر لکھا ہے ؎

"کیا مصطفیٰ کے بعد نہ آیا مسیلمہ
پھر قادیاں میں کس لئے جھوٹا نبی نہ ہو"

مساجد کو اس قسم کے اشعار کے لئے استعمال کرنا یقینی طور پر اس حدیث نبوی کی تصدیق ہے۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ۔ یہ شعر جو احمدیوں کی دلآزاری کے لئے اس جگہ جلی حروف میں لکھا گیا ہے۔ جن لوگوں نے لکھا ہے۔ ان سے ہم سوائے اس کے کیا کہیں۔ کہ ذرا غور تو فرمایئے۔ تحریک احمدیت پر پچاس سال کا عرصہ ہو چکا ہے احمدیت کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی حاصل ہو رہی ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ایسے عالم قادیان کے مرجع خلائق بننے میں روک نہ بن سکے۔ حالانکہ انہوں نے اس کے لئے اپنی ساری طاقت خرچ کر دی تھی۔ اب اس قسم کے شعر لکھ کر چھچھوری حرکات سے کیا بنتا ہے۔

ہاں شعر لکھنے والے یہ بھی تو غور کریں۔ کہ یہ شعر خود ان کے عقیدہ کی ہی تردید کر رہا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور پُر نور کے بعد مسیلمہ ظاہر ہوا تھا پھر چودھویں صدی میں یہ کیا اندھیر پڑ گیا۔ کہ مثیل مصطفےٰ تو آیا ہی نہیں اور بقول غیر احمدیوں کے مثیل مسیلمہ ابھی آگیا؟ یا تو غیر احمدی اصحاب کو ماننا چاہیئے کہ حضرت مرزا صاحب سے پہلے مثیل مصطفےٰ کا ظہور ہو چکا ہے۔ اور اسی بناء پر وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نعوذ باللہ مثیل مسیلمہ کہتے ہیں۔ یا پھر ان کو یہ ماننا چاہیئے۔ کہ حضرت مرزا صاحب مثیل مسیلمہ نہیں۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ غیر احمدیوں کے نزدیک حضرت مرزا صاحب سے پہلے نہ مثیل مصطفےٰ پیدا ہوا۔ اور نہ آئندہ پیدا ہوگا اب ان لوگوں کی قسمت میں تو دجال و کذاب ہی رہ گئے ہیں۔ اس لئے ان کا کوئی حق نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مثیل مسیلمہ کہیں یا کچھ بھی حقیقت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے

واٰخرین منھم کے مطابق حضرت احمد جری اللہ فی حلل الانبیاءؑ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظل بنا کر بھیجا ہے۔ اور آپ کے بعد بعض کاذب مدعیانِ نبوت نے پیدا ہو کر مسیلمہ سے شابہت اختیار کر لی ہے۔ قدرت نے ہر کان میں پھونک دیا ہے۔ کہ مثیل مصطفےٰ ابھی پیدا ہو گیا۔ اور مثیل مسیلمہ بھی۔ مگر بد قسمت لوگ ہیں۔ کہ تریاق کو زہر قرار دیتے ہیں۔ آخر ایسے لوگوں کا بجز اس کے اور کیا انجام ہوگا۔ کہ وہ روحانی تریاق سے محروم چلے جائیں گے۔ اے خدا تو ان کی آنکھیں کھول اور انہیں اپنے چشمۂ شیریں سے حصہ عطا فرما۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

تشنہ بیٹھے ہو کنارے جوئے شیریں حیف ہے
سرزمین ہند میں چلتی ہے نہر خوشگوار

خاکسار ابو العطاء جالندھری

# حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا امتحان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے امتحان کے لئے جو انشاء اللہ ۱۹۴۰ء میں ہوگا۔ اس وقت تک جو نام آچکے ہیں۔ ان کی ایک قسط شائع ہو چکی ہے۔ دوسری قسط اب شائع کی جا رہی ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ داران سے گزارش ہے۔ کہ وہ اس امتحان کی ضرورت اور اہمیت کو تمام افراد جماعت پر واضح کر دیں۔ بلکہ خود امتحان میں شریک ہو کر دوسروں کے لئے نمونہ بنیں۔ یہ امتحان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی اشاعت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "ہر وقت یہ امر ہمارے مد نظر رہنا چاہئے۔ کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سم قاتل سے نہایت درجہ خطرہ میں پڑ گئی ہو۔ بلا توقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جائیں۔ اور ہر متلاشی حق کے ہاتھ میں وہ کتابیں نظر آئیں۔" حضور کے اس ارشاد کی تعمیل اسی صورت میں احسن طریق پر ہو سکتی ہے۔ کہ ہمارے دوست پہلے خود ان کتب کا بغور مطالعہ کریں۔ تاکہ ان کے مطالب غیروں کو سمجھانے کے قابل ہو سکیں۔

| رول نمبر | نام |
|---|---|
| ۴۳ الف | غلام احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان |
| ۴۴ | بشیر احمد صاحب سیالکوٹی " " " |
| ۴۵ | محمد رمضان صاحب " " " |
| ۴۶ | مقبول احمد صاحب " " " |
| ۴۷ | عبدالقادر صاحب دہلوی " " " |
| ۴۸ | منظور احمد صاحب " " " |
| ۴۹ | عبدالعزیز صاحب " " " |
| ۵۰ | عبدالودود صاحب " " " |
| ۵۱ | سلطان احمد صاحب " " " |
| ۵۲ | خلیل الدین صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان |
| ۵۳ | عطاء اللہ صاحب " " " |
| ۵۴ | امیر احمد صاحب " " " |
| ۵۵ | عبدالقادر صاحب ضیغم " " " |
| ۵۶ | عبدالقدیر صاحب " " " |
| ۵۷ | محمد عبداللہ صاحب " " " |
| ۵۸ | عنایت اللہ صاحب " " " |
| ۵۹ | محمد یوسف صاحب " " " |
| ۶۰ | غلام رسول صاحب " " " |
| ۶۱ | شیخ نور احمد صاحب |
| ۶۲ | عبدالصمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان |
| ۶۳ | شمس الدین صاحب " " " |
| ۶۴ | بشیر احمد صاحب منیر " " " |
| ۶۵ | رشید احمد صاحب " " " |
| ۶۶ | ملک محمد حسین صاحب " " " |
| ۶۷ | حافظ کرم الٰہی صاحب " " " |
| ۶۸ | بشیر احمد صاحب راجوری " " " |
| ۶۹ | مولوی محمد احمد صاحب مولوی فاضل " |
| ۷۰ | " محمود احمد صاحب خلیل " " " |
| ۷۱ | " محمد مجید صاحب " " " |
| ۷۲ | " بشیر احمد صاحب " " " |
| ۷۳ | " عبدالمجید خان صاحب " " " |
| ۷۴ | " محمد احمد صاحب گجراتی " " " |
| ۷۵ | " نور الحق صاحب " " " |
| ۷۶ | عبدالحمید خان صاحب سکرٹری تبلیغ کوئٹہ |
| ۷۷ | سید مختار احمد صاحب ہاشمی قادیان |
| ۷۸ | ملک محمد عبداللہ صاحب کارکن تالیف و تصنیف قادیان |
| ۷۹ | احمد دین صاحب کوئٹہ |
| ۸۰ | میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کوئٹہ |
| ۸۱ | سید عبدالرحیم صاحب کوئٹہ |
| ۸۲ | عبدالمجید صاحب عاجز کوئٹہ |
| ۸۳ | صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب بی۔ اے (آنرز) (آکسن) پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان |
| ۸۴ | مولوی ارجمند خان صاحب مولوی فاضل کارکن جامعہ احمدیہ قادیان |
| ۸۵ | حافظ مبارک احمد صاحب " " " |
| ۸۶ | صاحبزادہ ابوالحسن صاحب قدسی " " " |
| ۸۷ | مرزا احمد شفیع صاحب بی۔ اے " " " |
| ۸۸ | مولوی ناصر الدین عبداللہ صاحب فاضل سنسکرت " " " |
| ۸۹ | مولوی نور احمد صاحب مولوی فاضل " " " |
| ۹۰ | امۃ اللہ صلاح الدین صاحب فیروز پور شہر |

(ناظر تعلیم و تربیت)

# تبلیغ احمدیت کے متعلق ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۹ء کے موقعہ پر جب یہ فرمایا کہ "میں نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ ہر ایک احمدی سال میں کم از کم ایک نیا احمدی بنائے جن دوستوں نے اپنے عہد کو پورا کیا ہو کھڑے ہو جائیں۔" تو کھڑے ہونے والے اصحاب کو دیکھ کر حضور نے فرمایا۔ "یہ دس بلکہ پانچ فیصدی بھی نہیں بنتے دوستوں کو اس طرف مزید توجہ کرنی چاہئے۔" میں تمام مخلصین جماعت احمدیہ کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کے مندرجہ بالا ارشاد کی یاددہانی کراتا ہوا درخواست کرتا ہوں۔ کہ ہر شخص اپنا یہ وعدہ کہ وہ سال رواں ۱۹۴۰ء میں کتنے آدمیوں کو احمدی بنائیگا [illegible] دعوت و تبلیغ قادیان۔

## جن احباب کا چندہ پانچ سالہ سو فی صدی وصول نہیں۔ کوئی ایک سال کسی وجہ سے خالی ہے۔ وہ اب اس کمی کو پورا کر کے اس فوج میں شامل ہو جائیں اور کسی غلط فہمی کی وجہ سے اگر چھٹے سال کا وعدہ نہیں کیا تو اب کر لیں۔

# سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری فوج

نمبر (۱۳۱)

| نمبر شمار | نام | سال اول | دوم | سوم | چہارم | پنجم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۴۸۷ | سیٹھ محمد غوث صاحب حیدرآباد دکن | ۳۰۰ | ۳۵۰ | ۴۰۰ | ۳۱۰ | ۳۲۰ |
| ۱۴۸۸ | محمد اعظم معین الدین صاحب " | ۳۵۰ | ۳۵۱ | ۴۰۰ | ۳۱۰ | ۳۲۰ |
| ۱۴۸۹ | اہلیہ صاحبہ مرحومہ سیٹھ محمد غوث صاحب " | ۵ | ۵۰ | ۵۵ | ۵۶ | ۵۷ |
| ۱۴۹۰ | رحیم النساء بیگم اہلیہ " " " | ۱۵ | ۲۰ | ۲۵ | ۱۵ | ۱۶ |
| ۱۴۹۱ | محمد معین الدین صاحب پسر " | ۳۰ | ۳۰/۴/۴ | ۴۰ | ۷۵ | ۸۰ |
| ۱۴۹۲ | غلام محمود صاحب پسر " " | ۵ | ۶ | ۱۱ | ۱۵ | ۲۰ |
| ۱۴۹۳ | سلیمہ بیگم صاحبہ دختر " " | ۱۰۰ | ۱۱۱ | ۱۲۵ | ۱۹۵ | ۲۰۵ |
| ۱۴۹۴ | میر احمد علی صاحب حیدرآباد دکن | ۳۰ | ۴۰ | ۴۵ | ۱۰۰ | ۱۰۵ |
| ۱۴۹۵ | عزیزہ بیگم اہلیہ محمد اعظم صاحب " | ۵ | ۱۶ | ۲۰ | ۲۵ | ۳۰ |
| ۱۴۹۶ | محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد معین الدین " | ۵ | ۱۲ | ۱۵ | ۲۵ | ۳۰ |
| ۱۴۹۷ | فرزند و دختران محمد اعظم " | ۵ | ۶ | ۷ | ۵ | ۷ |
| ۱۴۹۸ | حبیب اللہ خاں صاحب صدیقی " | ۱۰۰/۱۰ | ۱۱۰ | ۱۳۰ | ۱۴۰ | ۱۴۳ |
| ۱۴۹۹ | والدہ مرحومہ " " " " | ۵ | ۵/۴ | ۱۵ | ۲۵ | ۲۶ |
| ۱۵۰۰ | اہلیہ صاحبہ مرحومہ " " | ۵ | ۵/۴ | ۱۰ | ۱۵ | ۱۶ |
| ۱۵۰۱ | گل بانو بیگم اہلیہ صاحبہ " " | ۵ | ۵ | ۱۰ | ۱۵ | ۱۶ |
| ۱۵۰۲ | فرزندان و دختران " " | ۵ | ۵/۴ | ۵/۸ | ۵/۱۲ | ۶ |
| ۱۵۰۳ | عبد القادر صاحب صدیقی " | ۳۰ | ۳۵ | ۴۰ | ۳۰ | ۳۰ |
| ۱۵۰۴ | شریف النساء بیگم صاحبہ اہلیہ " " | ۳۰ | ۳۵ | ۴۰ | ۳۰ | ۳۰ |
| ۱۵۰۵ | حکیم میر سعادت علی صاحب " | ۲۰۰ | ۲۱۵ | ۲۲۵ | ۱۲۰ | ۱۲۰ |
| ۱۵۰۶ | شریف النساء بیگم صاحبہ اہلیہ " " | ۳۰ | ۳۳ | ۱۲ | ۲۴ | ۲۴ |
| ۱۵۰۷ | مرزا دلاور علی بیگ صاحب " | ۵۰ | ۵۵ | ۶۰ | ۵۰ | ۵۱ |
| ۱۵۰۸ | اہلیہ صاحبہ " " | ۱۰ | ۱۵ | ۲۰ | ۱۰ | ۱۵ |
| ۱۵۰۹ | محمد عمر صاحب " | ۱۰ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۰ | ۱۱ |
| ۱۵۱۰ | حسینی بیگم صاحبہ اہلیہ " " | ۵ | ۷/۸ | ۸ | ۵ | ۵/۸ |
| ۱۵۱۱ | محبوب النساء بیگم " " | ۵ | ۷/۸ | ۸ | ۵ | ۵/۸ |
| ۱۵۱۲ | ظہیر النساء بیگم صاحبہ دختر " " | ۱۰ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۰ | ۱۱ |
| ۱۵۱۳ | سید منظور احمد صاحب " | ۱۰ | ۱۲ | ۱۵ | ۵ | ۵/۸ |
| ۱۵۱۴ | زینب النساء بیگم اہلیہ " " " | ۱۰ | ۱۲ | ۱۵ | ۵ | ۵/۸ |
| ۱۵۱۵ | محمد علی صاحب (چنور) " | ۱۰ | ۱۵ | ۱۳ | ۱۰ | ۱۰ |
| ۱۵۱۶ | اہلیہ صاحبہ " " | ۵ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۰ | ۱۰ |
| ۱۵۱۷ | مومن حسین صاحب " | ۵ | ۱۰ | ۵ | ۵ | ۱۵ |
| ۱۵۱۸ | احمد حسین صاحب " | ۱۰ | ۱۱ | ۵ | ۱۰ | ۱۰ |
| ۱۵۱۹ | سیٹھ عبد اللطیف صاحب " | ۳۰ | ۳۱ | ۳۱ | ۳۱ | ۴۱ |
| ۱۵۲۰ | والدہ صاحبہ " " | ۵ | ۵ | ۷ | ۹ | ۱۰ |
| ۱۵۲۱ | محمد حسین صاحب (چنتہ کنٹہ) " | ۵ | ۱۰ | ۱۵ | ۱۵ | ۱۶ |
| ۱۵۲۲ | غلام حسن خاں صاحب " | ۱۰ | ۱۰ | ۱۰ | ۲۰/۱ | ۲۱ |
| ۱۵۲۳ | عبد الرشید خاں صاحب " | ۳۰ | ۳۰ | ۳۰ | ۱۰ | ۱۰ |

| نمبر شمار | نام | سال اول | دوم | سوم | چہارم | پنجم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۵۲۴ | سید مجید اللہ صاحب حیدرآباد دکن | ۳۰ | ۳۱ | ۵ | ۱۰ | ۱۰ |
| ۱۵۲۵ | سید حبیب [illegible] صاحب ذوقی " | ۵ | ۵/۱۱ | ۵/۱۳ | ۶ | ۶/۴ |
| ۱۵۲۶ | احمد عبد العزیز صاحب تلاپوری " | ۵ | ۵ | ۵ | ۵ | ۵ |
| ۱۵۲۷ | عبد الجلیل صاحب فیضی " | ۶۰ | ۱۰ | ۱۵ | ۱۵ | ۱۷ |
| ۱۵۲۸ | اہلیہ صاحبہ " " " " | ۵ | ۵ | ۱۰ | ۹ | ۱۲ |
| ۱۵۲۹ | محمد لقمان صاحب " | ۱۰ | ۱۵ | ۲۵ | ۳۶ | ۵۰ |
| ۱۵۳۰ | سید مصطفیٰ حسین صاحب " | ۳۰ | ۵۰ | ۶۰ | ۶۰ | ۵ |
| ۱۵۳۱ | محمد عثمان صاحب حیدرآباد دکن | ۶۰ | ۳۰ | ۳۵ | ۳۰ | ۲۷ |
| ۱۵۳۲ | ہمشیرہ صاحبہ مولوی بہاء الدین مرحوم " | ۱۰ | ۲۵ | [illegible] | ۱۰ | ۷ |
| ۱۵۳۳ | محمد عبد اللہ بی۔ایس سی ایل ایل بی " | ۵ | ۵/۴ | ۵/۱۵ | ۵/۷ | ۶ |
| ۱۵۳۴ | سید عبد الغنی صاحب وکیل حیدرآباد دکن | ۱۰ | ۱۰ | ۱۰ | ۱۰ | ۱۵ |
| ۱۵۳۵ | حسن محمد صاحب چنتہ کنٹہ " | ۵ | ۵ | ۷ | ۱۰ | ۱۰ |
| ۱۵۳۶ | خواجہ معین الدین صاحب " " | ۵ | ۵ | ۷ | ۱۰ | ۱۰ |
| ۱۵۳۷ | راج محمد صاحب " | ۵ | ۵ | ۷ | ۱۰ | ۱۰ |
| ۱۵۳۸ | خواجہ حسین صاحب " | ۵ | ۵ | ۷ | ۱۰ | ۱۰ |
| ۱۵۳۹ | عبد القادر صاحب " | ۵ | ۵ | ۷ | ۱۰ | ۵ |
| ۱۵۴۰ | سیٹھ فاضل کرم علی صاحب " | ۱۲۰ | ۶۱ | ۶۲ | ۲۵ | ۵ |
| ۱۵۴۱ | " عبد اللہ الہ دین صاحب سکندرآباد | ۳۴۰ | ۷۰۰ | ۸۰۰ | ۹۰۰ | ۱۰۰۰ |
| ۱۵۴۲ | ہاجرہ بنت " " " | ۱۰ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۲ | ۱۵ |
| ۱۵۴۳ | امۃ الحفیظ صاحبہ " " | ۵ | ۶ | ۷ | ۶ | ۱۰ |
| ۱۵۴۴ | یوسف احمد الہ دین صاحب ابن " " | ۱۵ | ۱۸ | ۲۰ | ۱۸ | ۲۰ |
| ۱۵۴۵ | سیٹھ علی محمد صاحب ایم اے " " | ۵۲ | ۵۷ | ۶۲ | ۶۲ | ۷۰ |
| ۱۵۴۶ | بیگم صاحبہ " " " " | ۲۶ | ۳۱ | ۳۵ | ۳۵ | ۳۷ |
| ۱۵۴۷ | سیٹھ فاضل الہ دین صاحب " | ۵۲ | ۵۷ | ۶۲ | ۶۲ | ۷۰ |
| ۱۵۴۸ | بیگم صاحبہ " " " | ۲۶ | ۳۱ | ۳۵ | ۳۵ | ۳۷ |
| ۱۵۴۹ | شیر بانو بائی بنت سیٹھ جی ابراہیم بیگم " | ۲۶ | ۳۱ | ۳۵ | ۳۵ | ۳۷ |

| نمبر شمار | نام | سال اول | سال دوم | سال سوم | سال چہارم | سال پنجم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۵۵۰ | محمد عبد الغفور صاحب سکندرآباد | ۲۶ | ۳۱ | ۳۶ | ۳۶ | ۳۷ |
| ۱۵۵۱ | سید حسین صاحب " | ۱۰ | ۱۳ | ۲۰ | ۲۰ | ۲۱ |
| ۱۵۵۲ | عبد الصمد صاحب " | ۱۰ | ۱۳ | ۲۰ | ۲۰ | ۲۱ |
| ۱۵۵۳ | غلام دستگیر صاحب " | ۱۰ | ۱۳ | ۲۰ | ۲۰ | ۲۱ |
| ۱۵۵۴ | صالح محمد صاحب ابن سیٹھ | | | | | |
| ۱۵۵۵ | علی محمد صاحب ایم-اے " | ۵ | ۵/۴ | ۵/۸ | ۵/۱۲ | ۶ |
| ۱۵۵۶ | راشد ابن سیٹھ " " " " | ۵ | ۵/۴ | ۵/۸ | ۵/۱۲ | ۶ |
| ۱۵۵۷ | نور بانو بیگم صاحبہ بنت سیٹھ الہ دین " | ۵ | ۵/۴ | ۵/۸ | ۵/۱۲ | ۶ |
| ۱۵۵۸ | محمد صالح صاحب ابن سیٹھ فاضل الہ دین | ۵ | ۵/۴ | ۵/۸ | ۵/۱۲ | ۶ |
| ۱۵۵۹ | محمود احمد صاحب " " " " | ۵ | ۵/۴ | ۵/۸ | ۵/۱۲ | ۶ |
| ۱۵۶۰ | مبارکہ بیگم صاحبہ بنت " " " " | ۵ | ۵/۴ | ۵/۸ | ۵/۱۲ | ۶ |
| ۱۵۶۱ | سیٹھ شبیر علی صاحب " | ۵ | ۱۵ | ۲۰ | ۲۰/۱ | ۲۱ |
| ۱۵۶۲ | ملک بشیر علی صاحب " | ۵ | ۶ | ۷ | ۱۵ | ۳۰ |
| ۱۵۶۳ | خان بہادر سیٹھ احمد الہ دین صاحب " | ۱۰۰ | ۱۰۱ | ۱۰۲ | ۱۰۳ | ۱۰۴ |
| ۱۵۶۴ | مولوی مبارک علی صاحب " | ۵ | ۵/۱ | ۵/۲ | ۵/۳ | ۵/۴ |
| ۱۵۶۵ | سید ادریس صاحب " | ۵ | ۵/۱ | ۵/۲ | ۵/۳ | ۵/۴ |
| ۱۵۶۶ | عبد العزیز صاحب ورنگل " | ۵ | ۴۱ | ۴۱/۱ | ۵۲ | ۵۲/۱ |
| ۱۵۶۷ | میر اسحاق علی صاحب وکیل محبوب نگر | ۱۰۰ | ۱۰۵/۱۰ | ۱۰۰ | ۱۱۰ | ۱۱۴ |
| ۱۵۶۸ | ماسٹر محمد یعقوب صاحب عثمان آباد | ۳۰ | ۳۷/۸ | ۴۵ | ۳۵ | ۴۰ |
| ۱۵۶۹ | مولوی محمد عبد الحی صاحب بادگیر | ۵ | ۵/۸ | ۱۰ | ۲۵ | ۵۰ |
| ۱۵۷۰ | شیخ محمد حسین صاحب پنشنر منٹگمری | ۲۱ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۰ | ۹ |
| ۱۵۷۱ | میاں محمد الدین صاحب قلعہ لال سنگھ | ۵ | ۵ | ۵ | ۵ | ۵ |
| ۱۵۷۲ | میاں عبد المجید صاحب ڈس کمپنی قادیان | ۵ | ۵/۴ | ۵/۸ | ۵/۱۲ | ۶ |
| ۱۵۷۳ | منشی فتح الدین صاحب " | ۱۰ | ۱۵ | ۱۵/۱ | ۱۰ | ۱۰/۴ |
| ۱۵۷۴ | منشی عطا محمد صاحب " | ۵ | ۵/۱ | ۵/۲ | ۵/۳ | ۵/۴ |
| ۱۵۷۵ | اہلیہ صاحبہ " " | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۰ | ۱۰/۱ |
| ۱۵۷۶ | صوفی محمد یعقوب صاحب " | ۵ | ۱۰ | ۱۱ | ۶ | ۱۲/۴ |
| ۱۵۷۷ | اہلیہ صاحبہ " " | ۵ | ۱۰ | ۱۱ | ۷ | ۶/۴ |
| ۱۵۷۸ | قریشی محمد احسن صاحب " | ۱۰ | ۱۰/۲ | ۱۰/۴ | ۱۰/۶ | ۱۰/۸ |
| ۱۵۷۹ | استانی رضیہ بیگم صاحبہ " | ۵ | ۵/۱ | ۶ | ۶/۱ | ۶/۴ |
| ۱۵۸۰ | محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی کیریاں | ۵ | ۵/۸ | ۶ | ۶/۸ | ۸ |
| ۱۵۸۱ | سید داؤد احمد صاحب قادیان | ۵ | ۵/۱ | ۵/۲ | ۵/۳ | ۵/۴ |
| ۱۵۸۲ | خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب پنشنر " | ۳۰۰ | ۳۵۰ | ۴۰۰ | ۱۵۰ | ۱۵۵ |
| ۱۵۸۴ | ولایت حسین صاحب دوکاندار " | ۱۰ | ۱۵ | ۲۰ | ۲۰/۴ | ۲۰/۸ |
| ۱۵۸۵ | سید محمد شفیع صاحب سیدانوالی | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ |
| ۱۵۸۶ | شیخ عبد المالک صاحب امرتسر | ۶۰ | ۴۰ | ۴۵ | ۱۰ | ۱۰/۴ |
| ۱۵۸۷ | چوہدری عبد اللطیف صاحب میڈیکل سکول " | ۵ | ۵/۱ | ۵/۲ | ۷ | ۸ |

(باقی)

# وصیتیں

**نمبر ۵۵۳۸** :- منکہ شریف بیگم زوجہ چوہدری سلطان علی صاحب قوم جٹ مہار عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن گکھڑ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{12}{39}$-۲-۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو میرے خاوند چوہدری سلطان علی صاحب کے ذمہ واجب الادا ہے

(۲) زیور طلائی گوبند وزنی ۶ تولہ قیمتی -/۲۰۰ روپے (ب) نقیباں طلائی وزنی تخمیناً پانچ تولہ قیمتی اندازاً -/۱۵۰ روپیہ (ج) ایک جوڑا کانٹے طلائی وزنی ڈیڑھ تولہ قیمتی -/۵۰ روپے (د) دو عدد مندری طلائی وزنی ایک تولہ -/۳۰ (۲) ایک جوڑی پازیباں وزنی ۳۸ تولہ قیمتی -/۲۰ کل زیور قیمتی -/۴۵۰ روپے۔

(۳) مجھے اپنے والد صاحب چوہدری غلام احمد صاحب نمبردار ساکن لگو ضلع سیالکوٹ کی جائداد میں سے شرعی حصہ مبلغ -/۴۰۰ روپے واجب الوصول ہے۔ میری کل جائداد جس کی کل تفصیل اوپر درج کی گئی ہے -/۱۸۵۰ روپے کی ہے میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات کے بعد میری کل جائداد کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہی ہوگا۔ اگر اس جائداد کے علاوہ جس کی تفصیل پشت ہذا پر درج ہے کوئی اور بھی ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میں بفضل خدا کوشش کروں گی کہ حصہ وصیت اپنی زندگی میں ادا کر دوں اس لئے جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کردوں اس کو میرے حصہ وصیت سے منہا کر دیا جائے۔ اگر حصہ وصیت کل یا اس کا کوئی حصہ میری زندگی میں ادا نہ ہو۔ تو میرے خاوند چوہدری سلطان علی صاحب ساکن گکھڑ ضلع گوجرانوالہ ادائیگی کے ذمہ وار ہوں گے۔ اس وقت میری کوئی ماہوار آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت میری کوئی آمد ہوگی تو اس کا بھی دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گی۔

الموصیہ :- شریف بیگم

گواہ شد :- چوہدری سلطان علی بقلم خود خاوند موصیہ۔

گواہ شد :- غلام احمد والد موصیہ

گواہ شد :- عبد اللہ مہار برادر موصیہ

**نمبر ۵۵۳۹** :- منکہ بصرا بی بی زوجہ عزیز احمد قوم لکڑ کا عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سمرا ڈاکخانہ لودہراں ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{12}{39}$-۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت نقد ایک سو پینتیس روپیہ ہے۔ میں اس جائداد کے تیسرے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی تیسرے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

مذکورہ جائداد موجودہ کا $\frac{1}{3}$ حصہ میں اس وقت نقد ادا کرتی ہوں

العبدہ :- نشان انگوٹھا بصرا بی بی

گواہ شد :- نشان انگوٹھا عزیز احمد خاوند موصیہ

گواہ شد :- خلیل احمد بقلم خود

گواہ شد :- مستری عبد الغنی سکرٹری مال لودہراں

گواہ شد :- غلام احمد پوسٹل کلرک پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ لودہراں ضلع ملتان

## احمدی جماعتیں اپنے بجٹ فوراً بھجوا دیں

وہ احمدی جماعتیں جنہوں نے تاحال اپنا آئندہ سال کا بجٹ تشخیص کر کے نہیں بھجوایا۔ فوراً اپنا اپنا بجٹ بھجوا دیں تاکہ مجلس مشاورت کے لئے چھپنے والے بجٹ میں ان کا بجٹ نئی تشخیص کے مطابق درج کیا جا سکے (ناظر بیت المال قادیان)

# محلہ دارالانوار کے حصہ داروں کیلئے اعلان

دو سال کے بعد دارالانوار کمیٹی کے دس سال پورے ہو جائیں گے۔ اس عرصہ میں نہایت ضروری ہے کہ ہر حصہ دار اپنا مکان دارالانوار میں بنا لے۔ پس ہر حصہ دار کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ جلد سے جلد اپنا مکان بنانے کی تجویز کرے دارالانوار کمیٹی کی طرف سے مکان کی تعمیر شروع کرنے کی صورت میں روپے کا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل کوٹھیاں اس وقت تک تعمیر ہو چکی ہیں۔

(۱) کوٹھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(۲) کوٹھی آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

(۳) " سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

(۴) " میجر حبیب اللہ شاہ صاحب

(۵) " سید عزیز اللہ شاہ صاحب

(۶) " ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب

(۷) " سید میر محمد اسحق صاحب

(۸) " مولوی عبد الرحیم صاحب درد

(۹) " صوفی عبد القدیر صاحب بی۔ اے

(۱۰) " حضرت ام المومنین صاحبہ مدظلہا العالی

(۱۱) " قاضی عبد المجید صاحب

(۱۲) " چوہدری فتح خان صاحب چک ۹۸

(۱۳) " ماسٹر مولا بخش صاحب

(۱۴) " چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب

(۱۵) " سید بشیر احمد صاحب

(۱۶) " مسجد دارالانوار معہ کوارٹرز

(۱۷) گیسٹ ہاؤس

(۱۸) کوٹھی میاں محمد شریف صاحب ای اے سی

(۱۹) کوٹھی ڈاکٹر محمد شاہنواز خان صاحب

(۲۰) " چوہدری ابو الہاشم خان صاحب

(۲۱) " مرزا احمد بیگ صاحب جھنگ

اس سلسلہ میں اس امر کا اظہار بھی مناسب ہے۔ کہ جن احباب کے ذمہ دارالانوار کا بقایا ہے۔ وہ اپنا بقایا جلد سے جلد صاف کریں۔ حسب قواعد احباب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ جو دوست دارالانوار کا حصہ چھوڑ دیں۔ ان کو وہ زمین جو کاغذی طور پر ان کے نام الاٹ کی گئی ہے نہیں مل سکے گی کیونکہ زمین کے حاصل کرنے کا حق صرف اسی حصہ دار کو ہے جو متواتر دس سال تک حصہ ادا کرتا رہے۔ ہاں وہ اپنے روپیہ کے حق دار ہیں۔ جو کمیٹی دس سال کے بعد ادا کر دے گی۔ پس بقایا داروں کو اپنے بقائے ادا کرنے کی فکر کرنی چاہیئے۔

سکرٹری دارالانوار کمیٹی قادیان

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

**لنڈن** ۱۹ فروری۔ مغربی محاذ جنگ سے متعلق ایک فرانسیسی اعلان مظہر ہے کہ کل رات ایک دستہ دشمن کے نرغے میں پھنس گیا۔ اور اسے شدید گولہ باری کا سامنا کرنا پڑا۔ فرانسیسی ریڈیو کا بیان ہے کہ اس وقوعہ میں غالباً ۲۰ فرانسیسی ہلاک ہو گئے۔

**لنڈن** ۱۹ فروری۔ آج غیر جانبدار ملکوں کے تین اور جہاز غرق ہو گئے ان میں سے ایک جہاز ہالینڈ کا ۴۵۰۰ ٹن وزنی تھا جو بارود کی سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔ اور دو جہاز سویڈن کے تھے۔ جن کے وزن ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار تھے۔ ایک جہاز کے دس اور دوسرے کے ۳۱ آدمی ہلاک ہو گئے۔

**لنڈن** ۱۹ فروری۔ جرمنی کے دو اور تجارتی جہاز جو تین ہزار اور اڑھائی ہزار ٹن وزنی تھے گرفتار کر لئے گئے۔ جو غیر ملکی بندرگاہوں سے جرمنی واپس جانے کی کوشش کر رہے تھے۔ ایک جہاز برطانوی اور دوسرا فرانسیسی جنگی جہاز نے گرفتار کیا۔

معلوم ہوا ہے۔ آج ایک فرانسیسی تباہ کن جہاز کے ہاتھوں ایک اور جرمن آبدوز غرق ہو گئی۔

**نئی دہلی** ۱۷ فروری۔ محرم کے سلسلے میں ۲۱۔ احرار کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے خلاف دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کا الزام ہے۔

**لنڈن** ۱۹ فروری۔ جرمنی نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ وہ اب آبدوزوں کے متعلق معاہدہ کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ نیز برطانیہ پر الزام عائد کیا ہے۔ کہ اس نے تمام برطانوی جہازوں کو ہتھیار بند ہونے کا حکم دے کر معاہدہ کی خلاف ورزی کی ہے۔ معلوم ہوا ہے جرمنی نے آبدوزوں کو حکم دیا ہے کہ جہاں کوئی ہتھیار بند جہاز ملے۔ اسے ڈبو دیا جائے۔

**لنڈن** ۱۹ فروری۔ فن لینڈ کا ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ میز ہم لائن پر روسی حملوں کا دباؤ کم ہو گیا ہے۔ لیکن لائن کے مغربی حصے پر شدید حملہ ہو رہا ہے دوسری طرف روسی اعلان میں دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ روسیوں نے فنوں کی ۳۱۲ قلعہ بندیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ کریلیا کے محاذ پر انہیں مکمل فتح ہو گئی ہے نیز ۱۲ فنی طیارے نیچے گرا لئے گئے ہیں ایک اطلاع کے مطابق کل کی فضائی جنگ میں فنوں نے ۲۴ روسی طیارے گرا دیئے۔ اس جنگ میں ۴ فن کام آئے آج بھی روسی طیاروں نے کئی شہری ساحلی مقامات پر شدید بمباری کی۔

**لنڈن** ۱۹ فروری۔ پولیس کے رویے کے خلاف احتجاج کے طور پر اسمالی نعرے نکالے گئے۔ اور بنہی زد الجناح کا جلوس نکالا گیا مسلمانوں نے شہر میں ہڑتال کی۔

**لنڈن** ۱۹ فروری۔ وزارت بحریہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ایک جرمن آبدوز نے ایک برطانوی تباہ کن جہاز "ڈیرنگ" وزنی ۱۴۰۰ ٹن کو تارپیڈو سے غرق کر دیا جہاز کا ایک افسر اور ۴ جہازی بچا لئے گئے۔ ۳ افسر اور کئی جہازی مفقود الخبر ہیں۔ جن میں کپتان بھی شامل ہے۔ جہاز مذکور ۱۹۳۲ء میں مکمل کیا گیا تھا اور اسلحہ اور توپوں سے لیس تھا۔

**لنڈن** ۱۹ فروری۔ ساحل ناروے کے سامنے برطانیہ کے ایک تباہ کن جہاز نے ایک جرمن جہاز کو نرغے میں لے کر ۳۰۰ سے زائد برطانوی اور ہندوستانی جہازی رہا کرا لیے۔ ۴ جرمن ہلاک اور ۵ شدید مجروح ہوئے حکومت ناروے نے اس واقعہ کے خلاف برطانیہ کے پاس احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ جرمن جہاز کے قیدی ناروے کو واپس کئے جائیں۔ مگر یہ مطالبہ مسترد کر دیا گیا ہے۔

**لنڈن** ۱۹ فروری۔ برطانیہ کے محکمہ حفظان صحت کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۹۳۸ء میں برطانیہ میں شرح پیدائش گذشتہ دس سالوں کی نسبت زیادہ رہی اس کے مقابل پر شرح اموات بہت کم تھی ۱۹۳۷ء کی نسبت ۷۴۱۰۶ بچے زیادہ پیدا ہوئے اور ۴۵۲۷۰ اموات کم واقع ہوئیں۔

**نیویارک** ۱۹ فروری۔ مسٹر روزویلٹ صدر امریکہ نہر پانامہ کے استحکامات کا معائنہ کرنے کے لئے جنگی جہاز پر سوار ہو کر دورہ کریں گے۔ اور وہاں پہنچ کر فوجی بحری اور شہری حکام سے تبادلہ خیالات کریں گے

**شنگھائی** ۱۹ فروری چین کے وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ جاپانی فوجیں جنوبی کوانگسی سے پیچھے ہٹ کر کینٹن کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ سابقہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس علاقہ میں چینیوں نے جاپانی فوجوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔

**ٹوکیو** ۱۹ فروری۔ جاپان کے دفتر خارجہ کے ایک ذمہ دار نمائندہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جاپان کا رویہ امریکہ کے بارہ میں بہت سخت ہوتا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ امریکہ نے نہ صرف یہ کہ امریکن جاپانی تجارتی معاہدہ کو جاری نہیں کیا۔ بلکہ جاپان کو مال بھیجنے پر پابندی بھی لگا دی ہے۔ نیز یہ بھی کہا ہے کہ جاپان روس سے تجارتی معاہدہ کر رہا ہے

**برلن** ۱۹ فروری۔ سرکاری وائرلیس میں دھمکی دی گئی ہے۔ کہ برطانیہ نے جرمن جہاز "آلتمارک" کو گرفتار کر کے جو حرکت کی ہے۔ اس کا انتقام لیا جائیگا۔ اور جلد ہی برطانیہ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس کے نتائج کیا نکلتے ہیں۔

**کراچی** ۱۹ فروری۔ معلوم ہوا ہے خان بہادر اللہ بخش نے مندرجہ ذیل کی یہ شرط منظور کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے جب تک دونوں فرقوں میں کوئی سمجھوتہ نہ ہو جائے منزل گاہ گورنمنٹ کے قبضہ میں رہے گی۔ بشرطیکہ نئی وزارت بنانے میں ہندو پارٹی ان کی مدد کرے۔

**لنڈن** ۲۰ فروری۔ روسی فوج کی ۱۸ ڈویژن کا فنیوں کا بالکل صفایا کر دیا اور لڑائی کا بہت سا سامان چھین لیا ہے اس فوج کا جھنڈا ابھی فنیوں کے ہاتھ لگ گیا ہے جسے بہت اہمیت دی جا رہی ہے

**لنڈن** ۲۰ فروری۔ لڑائی کے مغربی میدان میں موسم اچھا ہو چلا ہے کل ایک جرمن دستے نے فرانسیسی چوکی پر پہنچنے کی کوشش کی۔ مگر فرانسیسیوں نے مار بھگایا۔ جرمن دستے کا بہت نقصان ہوا۔ دریائے رائن کے دونوں کناروں کی فوجوں نے ایک دوسرے پر گولے پھینکے

**بغداد** ۲۰ فروری۔ عراق کی وزارت نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ آج نئی وزارت کا جلد اعلان کر دیا جائے گا۔

**کراچی** ۲۰ فروری۔ وزیر اعظم اور ہندو پارٹی میں سمجھوتہ کی صورت ہو رہی ہے مسلم لیگ پارٹی سے سمجھوتہ کی کوئی امید نہیں رہی

آج گاندھی جی پارٹی سمیت مالی کنڈا پہنچ گئے۔ اور کھادی نمائش کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا سب سے بہترین مشین وہ ہے جو پرماتما نے بنائی۔ اور وہ انسان ہے۔ انسان جو مشین بناتا ہے اس میں جان نہیں ہوتی۔ لیکن پرماتما جو مشین بناتا ہے۔ اس میں جان ہوتی ہے۔ آج کھادی نمائش میں کئی مقامات پر آگ لگ گئی۔ چھ آدمی مارے گئے۔

**دہلی** ۲۰ فروری۔ آج سویرے مولانا ابوالکلام صاحب آزاد لاہور سے دہلی پہنچے۔ کل کلکتہ روانہ ہو جائیں گے۔

بریلی میں جمعہ کی رات کو ایک سب انسپکٹر پولیس پر گولی چلائی گئی تھی۔ آج وہ چل بسا۔

**کراچی** ۲۰ فروری۔ کل شام سکھر میں محرم کا جلوس نکل رہا تھا۔ کہ کسی نے بم پھینک دیا۔

**کراچی** ۱۹ فروری سکھر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں شام کو محرم کے جلوس پر بم پھینکا گیا جس سے ایک شخص ہلاک اور ۱۷ زخمی ہو گئے۔ شہر میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی